کھجور میں اٹکا والا ہے۔ خصوصاً مسلمان........ کہ بہت کچھ ''مغربیائے'' جا چکے ہیں لیکن حالت وہی سانپ کے گلے میں چھچھوندر کی سی ہے۔ اور یہ کوئی آج کا رونا دھونا نہیں ہے۔ حالی نے کہا........ آدمی کو بھی میسر نہیں انساں ہونا۔ اور اکبر نے فرمایا........ آدمی آدمی بناتے ہیں، نیز یہ بھی بتلایا کہ آج کل کے بیٹے باپ کو خبطی کیوں سمجھتے ہیں؟ یہ مختصر کتاب جو مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی (زید مجدہ) کے قلم سے نکلی ہے، کچھ انہی تاثرات و احساسات کی گونج رکھتی ہے۔ سادہ، واشگاف اور دوٹوک اندازِ بیاں........ حکایات، ملفوظات اور تمثیلات...... آیات، احادیث اور اشعار........ گویا کتاب نہیں مرقع ہے مرقع!

ضخامت: ۱۲۸ صفحات، کتابت طباعت: مناسب، قیمت: درج نہیں (شاید ہدیۂ محبت ہے)، اور ملنے کا پتا: خانقاہ مدنی، دارالارشاد، اٹک شہر

دینی مدارس کی مثالی خدمات

لفظ...... کیا ہے، اس کی طاقت کیا ہے، اس کی ماہیت اور منصب کیا ہے؟ یہ ایک دلچسپ اور طویل بحث ہے جو کبھی کبھی لا طائل ہو کر نری سخن سازی بن جاتی ہے۔ لیکن ایک بات طے ہے کہ لفظ، معانی و مفاہیم ہی نہیں دیتے، کچھ ہیولے بھی بناتے ہیں۔ صوری بھی اور معنوی بھی، تلازماتی بھی اور صوتیاتی بھی۔ ہم ان ہیولوں کو، لفظوں کے غیر مرئی ارتسامات کہہ سکتے ہیں۔ اب یہی دیکھئے کہ ''دینی مدرسہ'' کہ دو لفظ کان میں پڑیں تو خواہ مخواہ ایک یبوست، پس ماندگی، بے چارگی، بے وقعتی یا.... کم سے کم، ایک خاص قسم کی ''کمتری'' کا احساس ہوتا ہے۔ کالج، یونیورسٹی کا نام لیں تو گویا ایک ''چہل پہل'' کا احساس ہوتا ہے، یعنی....... ایک خاص قسم کی ''برتری''!

مولانا زاہد الراشدی صاحب مدظلہ کے اخباری کالموں کا یہ مجموعہ اسی احساسِ کمتری کو احساسِ برتری میں بدلتا ہے۔ اب اسے کوئی معمولی بات سمجھے تو یہ اس کی ''جہالت'' ہے۔ لفظ ذرا سخت ہے، چلیے ''بے خبری'' یا ''لاعلمی'' کہہ لیجئے۔ میں اس نہایت قیمتی اور نہایت مفید کتاب کے مندرجات کی تفصیل اس لیے نہیں بتلاؤں گا کہ بعض اوقات ''تبصرہ'' سے ایسی کتابوں کا حق تو کیا ادا ہو، الٹا حق تلفی ہوتی ہے۔ بس میرا تاثر یہ ہے کہ یہ کتاب دینی مدارس کے اساتذہ کو ''جبراً'' اور طلبا کو ''سبقاً'' پڑھائی جانی چاہیے۔

ضخامت: ۹۶ صفحات، طباعت کتاب: نہایت عمدہ، قیمت: ۶۰ روپے (کچھ زیادہ) اور ملنے کا پتہ: مکہ کتاب گھر، سیکنڈ فلور، الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور ہے۔

با محمد، باوقار (صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی (علیہ الرحمتہ) کو رحلت فرمائے چار سال ہو چکے۔ قاضی صاحب ایک کثیر التصانیف، وسیع العلم، سریع القلم، سلیم الفہم، عالی نسبت اور بلند مرتبت بزرگ تھے۔ صوفی المشرب تھے۔ اسی لئے صاحب دل تھے۔ صاحبِ دلی ایک بہت ہی عجیب اور بہت ہی عظیم نعمت ہے۔ اللہ نہ کرے کوئی مسلمان اس